فتاوی

سوال (۱) زید کہتا ہے کہ اذان کے شروع میں تکبیر کے چار کلموں کو چار سانس میں یعنی ہر ایک اللہ اکبر کو ایک آواز اور ایک سانس کے ساتھ ادا کرنا چاہئے جیسے شہادتین اور حیعلتین کے کلموں کو ادا کیا جاتا ہے۔ دو کو ایک سانس کے ساتھ یعنی چاروں کلموں کو صرف دو وقف کے ساتھ نہیں ادا کرنا چاہئے۔ اور بکر کہتا ہے کہ تکبیر کے ان چاروں کلموں کو کل دو وقف کے ساتھ یعنی دو اللہ اکبر ایک آواز اور ایک سانس کے ساتھ پھر دو اللہ اکبر دوسری آواز اور سانس کے ساتھ ادا کرنا چاہئے۔ مسلم شریف میں ہے اذا قال المؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر فقال احدکم اللہ اکبر اللہ اکبر ونیز دوسری حدیث میں ہے السکتۃ بعد کل تکبیرتین لا بینھما یہ دونوں حدیثیں بکر کے قول کی دلیل ہیں پس ان دونوں میں کس کا قول صحیح ہے۔

(۲) یہاں دستور ہے کہ بچوں کی علالت کے موقع پر اس کی شفایابی کے لئے یا کسی اور مقصد کیلئے یوں منت مانتے ہیں کہ ہمارا بچہ تندرست ہوجائے یا فلاں مقصد پورا ہوجائے تو مسجد میں نمازیوں کے لئے رحم (چاول کے آٹے میں گڑ، شکر، گھی ملاکر تیار کیا جاتا ہے) اور ملیدہ (آسن کے آٹے کا) بھیجینگے۔ چنانچہ جب بچہ اچھا ہوجاتا ہے یا مقصد پورا ہوجاتا ہے تو منت کے مطابق دو سیر یا تین سیر رحم اور ملیدہ مسجد میں جمعہ کے دن خصوصیت کے ساتھ بھیجدیتے ہیں۔ نماز جمعہ کے بعد تمام نمازی امیر غریب مفلس غنی اور دوسرے خبر پانیوالے بچے بشوق تمام اسکو تقسیم کرکے کھاتے ہیں بعض لوگ منت کے اس رحم اور ملیدہ کے لینے اور کھانے کو مکروہ بتاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ منت کی تمام چیزیں صدقہ ہیں جس کے مستحق فقراء و مساکین ہیں اور جو لوگ اس کو لیتے اور کھاتے ہیں اس منت کے رحم و ملیدہ کو مصلیوں کی دعوت کا کھانا بتاتے ہیں۔ پس منت کی یہ چیز صدقہ و خیرات ہے یا دعوت و ضیافت ہے اور اس کو غنی و فقیر سب کھا سکتے ہیں یا صرف فقیر و مسکین۔

محبوب بخش صدر مدرس مدرسہ اسلامیہ محلہ فرید صاحب و امام مسجد معصوم صاحب ادھونی۔

جواب:۔ (۱) اذان کے شروع میں تکبیر کے چاروں کلموں میں سے ہر ایک کلمہ کے بعد وقف کردینا جیسا کہ زید کہتا ہے یا دو تکبیر کے بعد وقف کرنا جیسا کہ بکر کہتا ہے اسی طرح آخر اذان میں تکبیر کے دونوں کلموں کے بعد وقف کرنا یا ہر ایک تکبیر پر وقف کرنا یہ دونوں صورتیں جائز اور مباح ہیں لیکن دو تکبیر کے بعد وقف کرنا یعنی شروع اذان میں چاروں کو صرف دو سانس کے ساتھ اور آخر میں فقط ایک سانس کے ساتھ ادا کرنا اولیٰ ہے والیہ ذھبت الشافعیۃ و الحنفیۃ وغیرھم عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لبلال اذا اذنت فترسل رای تأن وتمھل ولا تعجل ولا تسرع) فی اذانک الحدیث (ترمذی وحاکم وبیھقی وابن عدی) یہ حدیث بظاہر دلیل ہے زید کے قول کی۔ قال شیخنا الاجل المبارکفوری حدیث الباب یدل علی ان المؤذن یقول کل کلمۃ من کلمات الاذان بنفس واحدۃ